اسلامیات کی دوسری کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

ناظمہ رحمٰن

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

تعارف

اسلامیات کی کتابوں کا یہ سلسلہ میرے لیے ایک معجزے سے کم نہیں۔ ایک عرصے سے دل میں ایک ہوک سی تھی کہ اسلام جیسے پیارے اور عملی دین کے لیے میں کچھ ایسا کام کروں کہ ہماری نسلیں اس مذہب کی روح، حُسن اور گہرائی کو سمجھ کر دل سے قبول کرتے ہوئے اسے اپنے اندر کچھ اس طرح اتار لیں کہ ان کی چال ڈھال، گفتار، اُٹھنے بیٹھے، غرض ہر عمل میں اس مذہب کی تعلیمات کی جھلک نظر آئے اور اسلام، جو خود دین عمل ہے، اسے صرف زبانی کلامی حد سے باہر نکال کر عملی صورت میں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رواں دواں دکھا سکیں۔ بس اسی جذبے کے تحت میں نے اللہ کی مدد کے ساتھ کتابوں کے اس سلسلے پر کام کیا۔ میں کہاں تک کامیاب رہی، یہ اساتذہ کی کوششیں اور کتاب کا استعمال ہی بتا سکے گا۔ بہرحال اچھی امیدیں وابستہ رکھنا ہر مسلمان کا کام ہے اور میں اسی سوچ کے ساتھ سرگرمِ عمل ہوں۔

مقصد

کتاب کے اس سلسلے کا مقصد اپنی نسلوں کے عمل اور سوچ میں اسلام کی روح شامل کرنا ہے۔ اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ اسی جذبے کے ساتھ کتاب کے ذریعے اور کتاب کو عملی کتاب کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ننھّے بچّوں کو تعلیم دیں تاکہ آج کا یہ بچّہ اپنی جڑوں میں اسلام کے رچاؤ کو لے کر آگے بڑھے اور اچھا انسان اور مسلمان بن جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لیے اساتذہ کو یہ سیکھنا ہوگا کہ کتاب کس طرح استعمال کی جائے کہ بچّے تک اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ توقع ہے کہ اسلامیات کا مضمون پڑھانے میں اساتذہ پورا پورا تعاون کر کے اسے دلچسپ اور پُر اثر بنا کر دکھائیں گے۔ دین سے محبّت اور اس میں دلچسپی ہی نئے دریچے کھولنے میں ہماری مددگار ثابت ہوگی۔

اساتذہ خود بھی کتاب کی گہرائی کا بغور مطالعہ کر کے اپنی فہم و فراست اور تجربے کی مدد سے مزید کارآمد اضافے کر سکتے ہیں۔

عنوانات

باب اوّل : القرآن الکریم

- حفظِ قرآن و ناظرہ ۱

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- اللہ تعالیٰ سب دیکھتا اور سنتا ہے ۲
- نماز : اسلام کا اہم رکن ۵

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- عام الفیل ۸
- حضرت محمد ﷺ کی پرورش اور تربیت ۱۰
- حضرت محمد ﷺ کی سیرت اور کردار ۱۶
- آؤ مدینہ چلیں ۱۹

باب چہارم : ہدایت کے سرچشمے

- نبیوں کی دنیا میں آمد ۲۲
- پہلے انسان ، پہلے پیغمبر ۲۷
- طوفانِ نوح ۳۰

باب پنجم : اخلاق و آداب

- خیر و برکت کے کلمات ۳۳
- اچّھی اسلامی باتیں ۳۳
- اللہ دیکھ رہا ہے ۳۳
- درخت ، دنیا کا حُسن اور ضرورت ۳۵

باب اوّل: القرآن الکریم

حفظ قرآن و ناظرہ

تیسرا کلمہ

کلمے کو دو حصّوں میں یاد کروائیے۔

پہلا حصّہ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

دوسرا حصّہ: وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اسے بار بار دہرائیے، پہلے دو الگ الگ حصّوں میں اور پھر ایک ساتھ ملا کر۔ جب عربی کی طرف سے اطمینان ہوجائے تو ترجمے کی طرف آیئے۔ ترجمہ طویل ہے اس لیے اسے تین الگ الگ حصّوں میں یاد کروائیے ، پھر تینوں حصّے ملائیے۔

۱۔ اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔
۲۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق
۳۔ صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا ہی عظمت والا ہے۔

سورۃ الفیل

کتاب کے صفحہ ۲ پر دی گئی عربی اور اُردو ترجمے کی تقسیم اسی طرح برقرار رکھتے ہوئے یاد کروائیے۔ سورۃ الفیل اور تیسرے کلمے کا اعادہ کروائیے۔ اگر یاد کروا کر چھوڑ دیا گیا تو بچّے اسے بھول جائیں۔ پچھلے سبق کا اعادہ اور آگے کا سبق یاد کرنا، یہ طریقہ کار ناظرہ قرآن کے پورے باب میں جاری رکھنا ہے۔

سورۃ قریش

کتاب کے صفحہ ۳ پر دی گئی سورت کو چار حصّوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ اسی طرح یاد کروائیے۔ کچھ دن کا وقفہ دیجیے ، پھر ان آیات کو شروع سے مع ترجمہ سنیے اور کتاب کے صفحہ ۳ پر دی گئی ہدایات مدِنظر رکھیے۔

اللہ تعالیٰ سب دیکھتا اور سنتا ہے

نوٹ: سبق شروع ہوتے ہی ایک تصویر میں رنگ بھرنے کو کہا گیا ہے۔ حالانکہ یہاں اس کی ضرورت نہیں تھی، لیکن بچّوں کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے ایک ایسی سرگرمی دی گئی ہے کہ وہ کتاب اور سبق سے محبّت کریں اور دلچسپی کے ساتھ تعلیمات کو قبول کرلیں۔ اس تصویر میں بچّے کے اطراف پائی جانے والی چیزیں بنائی گئی ہیں۔ یہ سب رنگین ہیں۔ دنیا رنگوں سے بھری پڑی ہے۔ قدرت کے اسی اصول اور کارنامے کو مدنظر رکھتے ہوئے تصویر میں رنگ بھروایا گیا ہے۔

بچّوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کائنات کے حُسن کا اندازہ کروایئے۔ یہ بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دے کر بھیجا ہے اور ہمارے بھیجے جانے کا مقصد صرف مزے کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ فرائض بھی سونپے ہیں۔ ہمیں وہ کام بھی کرنے ہیں اور اس کی عبادت بھی کرنی ہے۔

انسان کا کام شیطان اور فرشتوں، دونوں سے مشکل ہے کیونکہ فرشتے صرف عبادت کرتے ہیں، انھیں دنیا کا کوئی کام نہیں۔ شیطان صرف بہکاتا ہے، اسے اللہ کا کوئی حکم نہیں ماننا۔

لیکن انسان یوں مشکل میں ہے کہ اسے دنیا کے کام بھی کرنے ہیں جیسے علم حاصل کرنا، روزی کمانا، ماں باپ، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا اور بیماروں کی خدمت کرنا، اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور خود کو ان کاموں سے دور رکھنا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت بڑا درجہ دیا ہے اور اسے اپنی بنائی ہوئی تمام چیزوں میں سب سے اعلیٰ اور اچّھا بتایا ہے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی طاقت اور اس کی وسعت کو ذہن نشین کراتے ہوئے انسان کے کام اور اس کا رُتبہ بیان کرکے انسان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایئے۔

فرشتے اور شیطان

انسان کے متعلق معلومات دینے کے بعد اب فرشتوں کی بات کیجیے۔ فرشتے ''نور'' یعنی روشنی سے بنے ہیں، انسان کو مٹّی سے بنایا گیا ہے جبکہ جن آگ سے بنائے گئے ہیں۔ شیطان بھی جنوں ہی میں سے ہے۔ فرشتے تو

کوئی نقصان نہیں پہنچاتے، وہ تو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ہاں شیطان انسان کو برباد کرتا ہے، غلط اور بُری باتیں سکھاتا ہے، نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ کی نظر میں بُرا بناتا ہے۔ جب کوئی بچّہ یا انسان غلط کام کرے اور بُرائیوں سے دوستی کرے تو سمجھ لیں کہ وہ شیطان کا دوست ہے، شیطان نے اس پر قابو پا لیا ہے۔

نوٹ: بچّوں کو یہ احساس دلائیے کہ جب وہ کوئی غلط کام کرکے ڈانٹ کھا رہے ہوں تو جان لیں کہ شیطان نے انھیں بہکایا تھا اس لیے وہ شیطان کو خود سے دور رکھیں۔

اوپر دی ہوئی تمام معلومات اچھّی طرح بتائیے۔ شیطان کے پسندیدہ کاموں کی فہرست بنائیے۔ آپ لکھتے اور بچّے پڑھتے جائیں۔ اس فہرست میں درج ذیل کام شامل کیے جا سکتے ہیں جو شیطان کو پسند آتے ہیں۔

شیطان کے پسندیدہ کام

جھوٹ بولنا، لڑائی جھگڑا کرنا، چوری کرنا، گندی زبان استعمال کرنا، بڑوں کی عزت نہ کرنا، کسی جانور پر ظلم کرنا، لوگوں کی مدد نہ کرنا وغیرہ۔

اس فہرست کو بار بار پڑھ کر یاد کروا کر بتائیے کہ یہ کام اس لیے گنوائے جا رہے ہیں کہ بچّے جب ان میں سے کوئی کام کریں تو سمجھ جائیں کہ وہ شیطان سے دوستی کرکے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر رہے ہیں۔ اس لیے فوراً دعا پڑھیں:

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

یہ دعا شیطان پر گولی کا سا اثر کرتی ہے اور اسے سنتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے۔ بچّوں نے اسے تیسرے کلمے میں یاد کیا تھا۔ اس دعا کو سافٹ بورڈ پر ایک بڑے کاغذ پر لکھ کر لگا دیجیے۔

امدادی اشیا

ہر فلیش کارڈ پر اوپر دی گئی فہرست میں سے ایک شیطانی کام لکھیے، پھر یاد کروائیے۔ یہ سرگرمی پُر اثر رہے گی۔

اس سے پہلے بھی یہ کوشش کی گئی ہے کہ بچّوں کے ذہنوں اور دلوں میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت دیکھتا ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے اور سنتا ہے، ہم اس سے چُھپ نہیں سکتے۔ اسے یہ خبر ہے کہ پہاڑوں کی بلندیوں پر اور دریا و سمندر کی گہرائیوں میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ جو کچھ سوچیں گے اور کریں گے، اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہو جائے گی۔

یہ تمام باتیں خوب اچھّی طرح بار بار دہرا کر ذہنوں میں بٹھا دیجیے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے کا خوف انھیں زندگی میں غلطیاں کرنے سے روکے گا۔ پڑھائے ہوئے مواد پر سوالات کرکے دیکھیے کہ بچّوں کو کتنا یاد ہوا ہے۔

بچّوں کو بتایئے کہ حکیم لقمان کون تھے، ان کا تعلق کہاں سے تھا، تمام تعارف کروایئے۔ drill کروایئے تاکہ وہ معلومات اچھّی طرح یاد کرلیں۔

حضرت لقمان کی عجیب بات یہ تھی کہ وہ کیڑے مکوڑوں، جانوروں اور پیڑ پودوں کو بھی غور سے دیکھتے، ان کو اہمیت دیتے اور معلومات حاصل کرتے تھے۔ ان ہی تجربات کی بنیاد پر وہ عقل مندی کی باتیں بتاتے اور لوگ حیران رہ جاتے کہ ان کی عقل کہاں تک پہنچتی ہے۔

اہم بات

یہ حضرت لقمان کی بڑائی کی نشانی ہے کہ قرآن مجید میں ان کے نام سے منسوب سورۂ لقمان موجود ہے۔

اضافی معلومات

چند ایسی قرآنی سورتوں کی فہرست بنا کر سافٹ بورڈ پر لگایئے جو نبیوں یا انسانوں کے نام پر ہیں۔ مثلاً
(۱) سورۂ محمد (۲) سورۂ لقمان (۳) سورۂ مریم (۴) سورۂ ابراہیم وغیرہ اور یہ نام یاد کروائے جائیں۔

حضرت لقمان نے جو کام کی باتیں بیٹے کو سکھائیں ان کو ترتیب وار لکھ کر سافٹ بورڈ پر لگایئے اور یاد کروایئے۔

امدادی مواد

۱۔ نماز کی پابندی کرنا۔
۲۔ اچھّی باتوں کی تعلیم اور بُری باتوں سے روکنا۔
۳۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔
۴۔ لوگوں سے محبّت سے پیش آنا۔
۵۔ زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔
۶۔ دھیمی آواز سے بولنا کیونکہ اونچی آواز گدھے کی آواز کی طرح بُری ہوتی ہے۔

کتاب کے صفحہ نمبر ۴ پر حکیم لقمان کی جو باتیں درج ہیں انھیں بچّوں کی مدد سے لکھ کر لگایئے۔ وقتاً فوقتاً اس کا اعادہ بھی کرواتے رہیے۔

اچھّے کام، بُرے کام

کاغذ کے ٹکڑوں پر اچھّے کاموں اور بُرے کاموں کے نام لکھ کر انھیں ملا دیجیے۔ آپ ایک کاغذ پر لکھا ہوا کام پڑھیں اور بچّوں سے پوچھیں کہ اسے اچھّے کام کی فہرست میں لگانا چاہیے یا بُرے کام کی۔

امدادی اشیا

سافٹ بورڈ پر دو سرخیاں ''اچھّے کام .... بُرے کام''
کاغذوں کو ان سرخیوں کے نیچے لگوائیے۔ اس طرح دو فہرستیں بن جائیں گی۔

مشق

پہلے تمام سوالات زبانی حل کروا لیجیے، پھر بچّوں کو خود کرنے دیجیے۔ کتاب میں صفحہ ۷ پر دی گئی ہدایات پر بھی عمل کیجیے۔

نماز: اسلام کا اہم رکن

کتاب کے صفحہ ۹ پر تصویر میں لکھے ہوئے ارکانِ اسلام زبانی یاد کروایئے۔ ان کی گنتی یاد کروایئے کہ یہ ارکان پانچ ہیں۔ ''رکن'' اور ''ارکان'' کے معنی سمجھایئے۔ ان کے بغیر اسلام مکمل نہیں۔ اگر دیے گئے ناموں میں سے کسی ایک پر بھی آپ کا ایمان نہیں تو آپ کا دین مکمل نہیں۔
بچّوں کو مثال دیجیے کہ جب ہم کوئی عمارت بناتے ہیں تو وہ ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے۔ ستون اسکول کی بلڈنگ میں بھی ہوں گے، بچّوں کو دکھا دیجیے۔
اسلام کے بھی ستون ہیں۔ ایک بھی کمزور ہو تو پورا ''اسلام'' کمزور ہے۔

اعادہ

اب تک جو پیراگراف پڑھا اس پر سوالات کیجیے۔ جوابات خود آپ کو بتا دیں گے کہ بچّوں کی سمجھ میں کیا کچھ آیا ہے۔

نوٹ: اس عمر سے ہی ذہنوں میں بٹھا دیجیے کہ نماز کی اسلام میں کیا اہمیت ہے۔ بیماری، مجبوری، سفر، ہر حالت میں نماز پڑھنی ہے۔ کھڑا ہونا مشکل ہو تو بیٹھ کر، بیمار ہو تو اشارے سے، لیکن اس سے بَری نہیں ہو سکتے۔

یہ بتائیے کہ جس طرح چابی یا کنجی سے تالا کھولتے ہیں اسی طرح نماز جنّت کا راستہ کھولتی ہے۔ جو نماز نہیں پڑھے گا اس کے لیے جنّت کا راستہ بھی نہیں کھلے گا۔

اب تک کی سکھائی ہوئی باتوں کا چھوٹے چھوٹے سوالات کے ذریعے اعادہ کریں۔

نماز کی اہمیت کے بعد اگلا عمل کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰ پر ہے۔ اسے دیکھ کر آپ بھی ایسے ہی پانچوں نمازوں کی رکعتیں یاد کروائیے۔

اس کام کو جلدی نہ کروائیے۔ اطمینان سے ہر نماز کی رکعتوں کی تعداد یاد کروائیے۔ جب یہ کام ہو جائے تو ساری رکعتیں یاد کروائیے۔

کم از کم ۳ دن اس کام پر لگائیے اور سافٹ بورڈ پر لگے ہوئے کارڈز کی بھی مدد لیجیے۔

جس طرح کتاب کے صفحہ ۱۰ پر چارٹ بنا ہوا ہے اسی طرح کا ایک چارٹ کلاس کے سافٹ بورڈ پر لگائیے اور نماز کے فائدے یاد کروائیے۔

سوالات کیجیے

درج ذیل سوالات کیجیے اور بچّوں سے جوابات اخذ کیجیے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو کیا چیز خوش کرتی ہے؟

۲۔ کیا صبح سویرے اُٹھنا اچھی عادت ہے؟

۳۔ یہ عادت کیسے پڑ سکتی ہے؟

۴۔ کیا وقت کی پابندی اچھی عادت ہے؟

۵۔ نماز وقت کی پابندی کس طرح سکھاتی ہے؟

۶۔ پانچ وقت وضو کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

۷۔ نماز بُرے کاموں سے بچاتی ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۱۱ پر دی گئی مشق کو، جو درست اور غلط کے نشانوں پر مبنی ہے، زبانی حل کروائیے۔ اس کے بعد بچّے خود کریں۔

۲۔ فلو چارٹ ایک دلچسپ سرگرمی ہے، اس میں جو باتیں لکھی ہوئی ہیں ان کو drill کی صورت میں پڑھوائیے۔ جو جگہیں خالی ہیں ان میں کیا لکھا جائے گا اس بارے میں بچّوں سے پوچھیے۔ پوچھ کر آسان الفاظ میں بورڈ پر لکھیے۔ اُمید ہے اب بچّے دیکھ کر لکھنے کے اہل ہوگئے ہوں گے اور بورڈ سے نقل کرلیں گے۔

نوٹ: فلو چارٹ پورا ہونے کے بعد تمام جملے drill کی صورت میں یاد کروا دیجیے۔

۳۔ کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ایک اور مشق ہے۔ یہ غباروں کی ایک تصویر ہے جن میں تصویر کے نیچے دیے گئے جملے نقل کرنے ہیں۔ غباروں کی تصویر اس لیے بنائی گئی ہے کہ چھوٹے بچّوں کو غبارے بہت پسند ہوتے ہیں اور ان شاء اللہ وہ اسی خوشی میں جملے شوق سے لکھیں گے۔ ان جملوں کو اجتماعی drill کے طور پر پڑھوائیے اور بورڈ پر بڑا بڑا لکھ دیجیے۔ شاید کچھ بچّوں کو بورڈ سے نقل کرنا آسان ہو۔

۴۔ یہ ایک اچھوتی مشق ہے جس میں بچّوں کو جمع کے سوالات حل کرنے کی مشق بھی ہوگی۔ دن بھر میں پڑھی جانے والی رکعتوں کی تعداد سامنے ہے۔ تین جوابوں میں سے درست جواب کے خانے میں لال رنگ بھرنا ہے۔
پھر صرف دن بھر کی فرض رکعتوں کی تعداد جوڑ کر درست گنتی والے خانے میں رنگ بھرنا ہے۔
پھر فرض اور سنّت رکعتوں کی تعداد کو جمع کر کے درست خانے میں رنگ بھرنا ہے۔
آخری مشق میں پانچوں نمازوں کے نام بورڈ پر لکھیے اور بچّے نقل کریں۔

عامُ الفیل

سبق شروع کرنے سے پہلے کتاب کے صفحہ ۱۳ پر بنی ہوئی تصویر بچّوں کو دکھا کر سوال کیجیے۔
تصویر میں کون کون سے جانور ہیں؟ تصویر دیکھ کر بتائیے کہ یہ کیا ظاہر کر رہی ہے؟ یہ کہاں کی تصویر ہے؟
جوابات سن کر ضروری ہو تو رد و بدل کرکے درست جوابات اخذ کروا لیجیے۔

''عام الفیل''

سبق کا نام آسان نہیں ہے لہٰذا اسے گروپ میں بچّوں سے drill کروا لیجیے اور پھر ''عام'' اور ''فیل'' کے معنی بتائیے۔ بتائیے کہ یہ عربی الفاظ ہیں۔ عرب کا نقشہ حاصل کرکے اس میں ''یمن'' دکھائیے اور پھر بتائیے کہ گورنر ابرہہ (نعوذ باللہ) خانۂ کعبہ کو ڈھانا چاہتا تھا۔ اس کی فوج بہت بڑی اور طاقت ور تھی۔ جس سال ابرہہ اپنی ہاتھیوں والی فوج لے کر خانۂ کعبہ کو ڈھانے مکہ پہنچا تھا اسی سال ہمارے پیارے نبی ﷺ پیدا ہوئے۔ ابرہہ کی ہاتھیوں والی فوج کی وجہ سے اس سال کو ''ہاتھیوں کا سال'' یا ''عام الفیل'' کہتے ہیں۔

سوالات کیجیے

۱۔ ''عام الفیل'' کا کیا مطلب ہے؟
۲۔ کس سال کو عام الفیل کہتے ہیں؟
۳۔ یمن کے گورنر کا نام کیا تھا؟
۴۔ وہ فوج لے کر مکّہ کیوں آیا تھا؟
۵۔ کیا اس کی فوج کمزور تھی؟

سبق کو یہاں پر روک کر ایک دو دن تک پچھلی حفظ شدہ سورتیں دہرائیں۔ ترجمہ بھی دہروایئے تاکہ ننھّے ذہنوں سے یہ آیات نکل نہ جائیں۔ ہر تھوڑے تھوڑے دن بعد یہ مشق جاری رہنی چاہیے۔
بچّوں کو بتائیے کہ ابرہہ نے یمن میں ایک بہت بڑا گرجا بنوایا تھا۔ یہاں بچّوں سے پوچھ لیجیے کہ کیا انھیں معلوم ہے، ''گرجا'' کیا ہوتا ہے (معلوم نہ ہو تو بتائیے)۔ ابرہہ چاہتا تھا کہ لوگ خانۂ کعبہ جانا چھوڑ دیں اور اس کے

بنائے ہوئے گرجا میں آئیں۔ بس اسی بات پر اس نے خانۂ کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ کیا۔

بچّوں کو بتایئے کہ اللہ اپنی کتاب قرآن مجید اور اپنے گھر خانۂ کعبہ کی حفاظت خود فرماتا ہے۔ ابرہہ نے حملہ کرنے سے پہلے مکّہ کے سردار، نبی کریم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب سے ملاقات کی۔ وہ حضرت عبدالمطلب سے بہت متاثر ہوا لیکن خانۂ کعبہ ڈھانے کے فیصلے سے باز نہ آیا۔ مکّہ کے لوگ کمزور تھے لہٰذا وہ سب اپنی جانیں بچانے کے لیے شہر مکّہ چھوڑ کر پہاڑوں میں چلے گئے۔

اللہ کا وعدہ: ننھّی چڑیاں اور ہاتھیوں کی موت

ابرہہ نے بڑے جوش سے خانۂ کعبہ کی طرف اپنے ہاتھیوں کے ساتھ بڑھنا چاہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنا کام کر دکھائے گا۔ اتنی دیر میں ننھّی ننھّی ہزاروں ابابیلیں آسمان پر چھا گئیں جن کی چونچوں اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں (کھنگر کی پتھریاں) تھیں جو انھوں نے فوج پر برسا دیں۔ ان ننھے پرندوں نے اللہ کے حکم سے ابرہہ کی ہاتھیوں والی فوج کو برباد کر دیا۔ بہت سے سپاہی مارے گئے اور خود ابرہہ بھی زخمی ہوا۔ پھر فوج میں چیچک جیسی وبائی بیماریاں پھوٹ پڑیں اور ابرہہ زخمی حالت میں اپنے بچے کھچے بیمار فوجیوں کے ساتھ یمن بھاگ گیا۔

بچّوں نے بڑا مزے دار قصّہ سنا۔ اب آپ ان سے چھوٹے چھوٹے سوال پوچھ کر ان کے ذہنوں کو ٹٹولیے کہ انھوں نے کیا کیا سیکھا۔

۱۔ ابرہہ نے کیا کیا؟

۲۔ اس کی فوج آگے بڑھی، ان کا ارادہ کیا تھا؟

۳۔ کیا وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوئے؟

۴۔ اللہ نے اپنے گھر کو کس طرح بچایا؟

۵۔ ننھّی چڑیوں کا نام بتایئے؟

۶۔ ابابیلوں کی چونچوں اور پنجوں میں کیا تھا؟

۷۔ ننھی چڑیوں نے کیا کیا؟

۸۔ ابرہہ کی فوج کو کیا نقصان پہنچا؟

۹۔ مکّہ کے لوگ ابرہہ کے حملے سے پہلے کہاں چلے گئے تھے؟

۱۰۔ کیا ابرہہ زخمی ہوا تھا؟

۱۱۔ فوج کیوں کمزور پڑ گئی؟ ہم سب کو کیا سبق حاصل ہوا؟

اس واقعے سے اللہ تعالیٰ نے سب کو بتا دیا کہ اس کی طاقت کتنی ہے۔ اس کی بھیجی ہوئی ننھّی چڑیاں ہاتھی بھی مارنے کے قابل تھیں اور یہ کہ اس کے گھر کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرنے والے کو تباہ کر دیا جائے گا۔

اب سبق کی بلند خوانی کیجیے۔ بیچ بیچ میں سوال پوچھتے رہیے تاکہ بچّے توجہ دیں اور آپ کی بات کو غور سے سنتے رہیں۔

ننھی چڑیوں نے ہاتھیوں کو مار دیا۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے کام جو حیران کر دیتے ہیں اور جن پر یقین کرنا مشکل ہوتا ہے، انھیں ''قدرت'' کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی قدرت ہی تھی جس نے اپنے گھر کو محفوظ رکھا۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۱۵ پر دیے گئے سوالات کے جوابات زبانی کہلوایئے ، پھر بورڈ پر لکھیے۔ امید ہے کہ آپ کے آسان الفاظ پر مبنی جوابات کو اب بچّے کتاب میں لکھ سکیں گے۔

سوالات کے جوابات نیچے درج ہیں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے سال کو ''عامُ الفیل'' کہتے ہیں۔

۲۔ ابرہہ نے مکّہ کی طرف اس لیے سفر کیا کہ وہ اللہ کے گھر کو ڈھا سکے۔

۳۔ ابرہہ نے گرجا بنایا تھا۔

۴۔ اللہ کی طرف سے ننھّی چڑیوں (ابابیلوں) نے ابرہہ کی فوج پر کنکر برسائے اور اسے تباہ کردیا۔

کتاب کے صفحہ ۱۵ پر سوال نمبر ۲ کو پہلے زبانی حل کروا لیجیے۔ دیے گئے جوابات پڑھوایئے اور پوچھیے کون سا جواب درست ہے، اس کے آگے (✓) کا نشان لگوایئے۔

''ابابیل'' کا خاکہ بنوایئے اور رنگ بھروایئے۔

ابابیل کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ نام لکھوایئے۔ سبق کا مواد طویل اور مشکل ہے ، بہت تشریح کیجیے۔ خوب اچھی طرح سمجھایئے اور سوالات کر کے دیکھیے۔ ورک شیٹ بھی بنایئے ، جس میں معروضی سوالات ہوں۔

حضرت محمد ﷺ کی پرورش اور تربیت

نوٹ: اساتذہ بچّوں کو نبی کریم ﷺ کے بچپن اور زندگی کا مختصر تعارف کروائیں۔

عرب اس زمانے میں کیسا تھا؟ لوگوں کی حالت کیا تھی؟ بُت پرستی کی رسومات کے متعلق معلومات فراہم کیجیے۔

مکّہ کے لوگ جھگڑالو اور گرم مزاج تھے ، مکّہ میں بیماریاں پھیل جایا کرتی تھیں۔ معزز خاندانوں کے لوگ اپنے بچّے

اچھّی تربیت ، اچھّی آب و ہوا اور اچھّی عربی زبان سکھانے کی غرض سے شہر سے باہر پرورش کے لیے بھیج دیا کرتے تھے۔ مکّہ سے باہر گاؤں دیہاتوں میں رہنے والی اچھّے قبیلوں کی عورتیں بچّوں کو پرورش کے لیے لے جاتی تھیں ، جس کے عوض بچّے کا گھرانہ ان کی ضروریات پوری کیا کرتا تھا۔

سوالات

۱۔ نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت عرب کے معزز خاندانوں میں بچّوں کی پرورش کا کیا رواج تھا؟

۲۔ معزز گھرانے اپنے بچّوں کو مکّہ سے باہر کیوں بھیج دیتے تھے؟

۳۔ بچّوں کو مکّہ سے باہر جو عورتیں پرورش کے لیے لے جاتی تھیں ، ان کے لیے ایک خاص لفظ ہے۔ بچّوں کو معلوم کرنے دیجیے۔ وہ نہ بتا پائیں تو آپ بتائیے۔ لفظ ہے ’’دائی‘‘۔

عرب کے رہنے والے ایسا کیوں کرتے تھے

کتاب میں دی ہوئی تصویر کی مدد سے بتائیے کہ عرب ایک صحرا ہے۔ صحرا کیسا ہوتا ہے ، یہاں کس طرح کی زندگی ہوتی ہے اور خیمے کیا ہوتے ہیں ، لوگ لباس کیسا پہنتے ہیں ، سواری کے لیے اونٹ ہوتے ہیں ، کھجور کے درخت ہوتے ہیں۔ فلو چارٹ بورڈ پر بنائیے۔

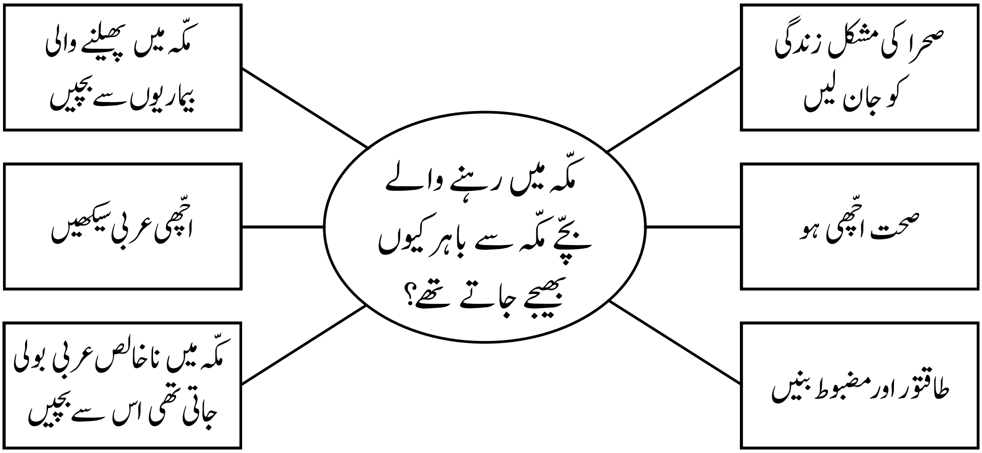

اس فلو چارٹ کی مدد سے حقائق کی خوب مشق کروا کر یاد کروا دیجیے۔ یہی چارٹ اسلامیات کی کاپی میں بنوائیے۔ پھر سوالات کی شکل میں اعادہ کروائیے۔

حلیمہ سعدیہ کے بارے میں جتنی معلومات حاصل ہوسکیں ، بتائیے۔ ان کے قبیلے کا نام یاد کروائیے۔ بتائیے کہ معزز گھرانوں کے تمام بچّے ، جو عام طور پر قبیلہ قریش کے ہوتے تھے ، اسی قبیلے کی عورتوں کے پاس پرورش پاتے تھے۔ دائی حلیمہ سعدیہ بہت عزت والی اور اچّھی خاتون تھیں۔

حلیمہ سعدیہ کے لیے رحمتیں اور برکتیں

بچّوں کو نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے واقعات بتائیے کہ جس وقت سے آپ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے ہر طرف برکتیں ، خوشیاں اور رحمتیں نازل ہوئیں۔
کتاب کے صفحہ ۱۷ کا متن پڑھ کر سنائیے اور بتائیے کہ ایسا برکتوں والا بچّہ جس گھر میں پرورش پائے گا بھلا وہاں رحمت اور برکت کیوں نہ ہوگی؟ حلیمہ سعدیہ جب نبی کریم ﷺ کو اپنے گھر لائیں تو ہر طرف خوشیاں اور برکتیں پھیل گئیں۔ نبی کریم ﷺ چار سال حلیمہ سعدیہ کے گھر رہے اور پھر اپنی والدہ حضرت آمنہ کے پاس واپس آگئے۔

سوالات

۱۔ حضرت محمد ﷺ جن خاتون کے پاس پرورش کے لیے بھیجے گئے ، ان کا نام بتائیے؟
۲۔ قریش کے معزز گھرانوں کے بچّوں کی پرورش عام طور پر کس قبیلے کی خواتین کیا کرتی تھیں؟
۳۔ جب نبی کریم ﷺ حلیمہ سعدیہ کے پاس آئے تو ان کے گھر میں کیا تبدیلی آئی؟
۴۔ آپ کے خیال میں جب نبی کریم ﷺ اپنی والدہ کے پاس واپس آئے تو حلیمہ سعدیہ انھیں یاد کرتی ہوں گی یا نہیں؟
۵۔ حضرت آمنہ نے حلیمہ سعدیہ پر کیا مہربانی کی؟
(جواب: نبی کریم ﷺ کو مزید دو سال کے لیے حلیمہ سعدیہ کے پاس بھیج دیا)

حادثہ

بچّوں کو ایک بار پھر بتائیے کہ نبی کریم ﷺ کے والد ان کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے انتقال کر گئے تھے۔ چار سال حلیمہ سعدیہ کے پاس رہنے کے بعد نبی کریم ﷺ اپنی والدہ کے پاس آگئے۔ جب آپ ۶ سال کے تھے تو والدہ کے ساتھ مدینہ کے سفر پر نکلے۔ واپسی پر راستے میں حضرت بی بی آمنہ بیمار پڑگئیں اور پھر ان کا انتقال ہوگیا۔

چھ سال کی عمر میں نبی کریم ﷺ کی نہ والدہ تھیں نہ والد۔ لیکن ہمارے نبی کریم ﷺ کی تربیت میں اللہ تعالیٰ نے کمی نہ ہونے دی۔

کتاب کے صفحہ ۱۸ کا پہلا اور دوسرا پیرا گراف پڑھ کر سنایئے تاکہ بچّوں کو معلوم ہو سکے کہ نبی کریم ﷺ کی تربیت کا سلسلہ کس طرح چلا۔

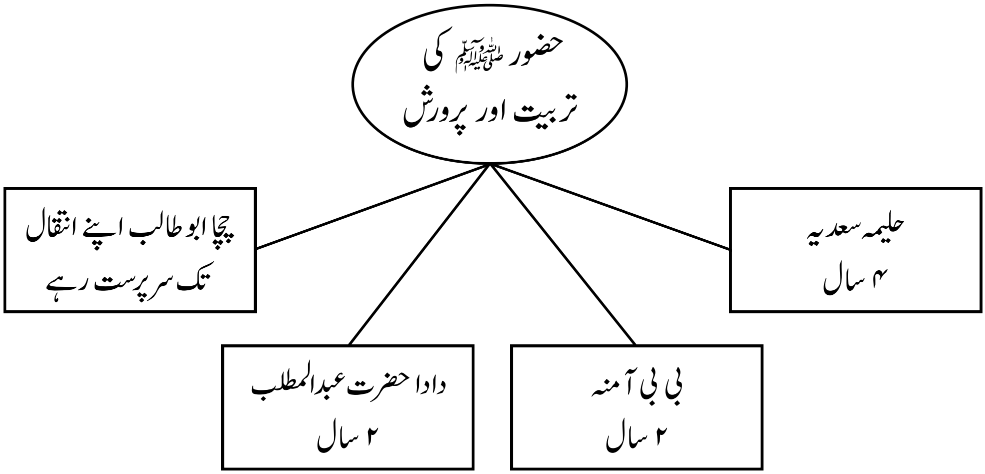

فلو چارٹ بورڈ پر بنایئے اور زبانی پڑھوایئے پھر کاپی میں نقل کروایئے۔ زبانی یاد کروایئے۔ بچّوں سے سوالات کیجیے۔

۱۔ نبی کریم ﷺ کس عمر میں اپنے والد اور والدہ کی محبّت سے محروم ہو چکے تھے؟

۲۔ جن بچّوں کے ماں باپ نہیں ہوتے ان کی کیا کیا مشکلات ہوتی ہیں؟

۳۔ کیا حضرت محمد ﷺ کو بھی یہ مشکلات پیش آئیں؟

۴۔ نبی کریم ﷺ کے دادا اپنے پوتے کی کن کن باتوں سے متاثر تھے؟

۵۔ نبی کریم ﷺ کے چچا کا نام بتایئے۔

واضح کیجیے کہ حضرت محمد ﷺ پر بچپن سے مشکلات آئیں لیکن انھوں نے صبر، بہادری اور اللہ پر یقین کے سہارے ہر طرح کی مشکلات کا سامنا کیا۔

حضرت محمد ﷺ کے بچپن کی کچھ اور باتیں

عام بچّے کی زندگی کی عام باتیں خود بھی بتایئے اور بچّوں سے بھی پوچھیے مثلاً: بچّوں کی شرارتیں، جھوٹ بولنا، بغیر پوچھے چیزیں اُٹھا لینا، لڑنا جھگڑنا، ضد کرنا، شرارت کرنا، منھ سے بُرے الفاظ نکالنا۔

نبی کریم ﷺ کا بچپن اس کے برخلاف تھا۔ ماں نہ باپ، بچپن ہی سے بتوں سے نفرت کرنا، شرارت نہ کرنا، جھوٹ نہ بولنا، وقت ضائع نہ کرنا، ضد نہ کرنا، لڑائی جھگڑے سے دُور رہنا۔ آپ ﷺ ایمان داری، نیکی اور سچّائی کی مثال ہیں اسی لیے اہلِ مکّہ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے۔

معنی بتایئے

صادق = سچّا، امین = وہ جس پر بھروسا کرتے ہوئے اس کے پاس سامان یا پیسے رکھوائے جائیں۔

تفصیل سے بتایئے کہ صادق اور امین ہونا کتنی بڑی خوبیاں ہیں اسی وجہ سے دشمن بھی حضور ﷺ کی عزت کرتے تھے۔

نوٹ: اب کتاب کے صفحہ ۱۹ پر حضور ﷺ کے بچپن کی کچھ اور باتیں والا پیراگراف پڑھ کر سنایئے۔

سوالات کیجیے اور فلو چارٹ بنوایئے۔

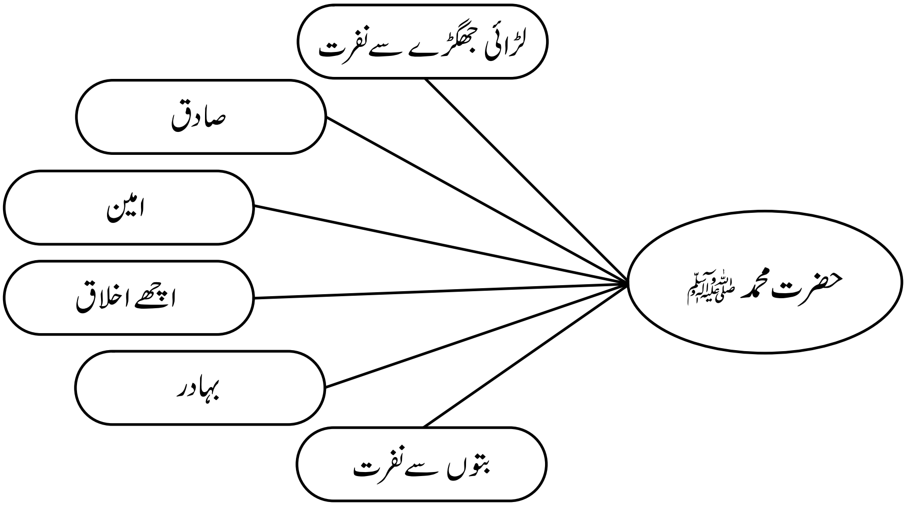

چارٹ کی مدد سے یہ سارے نکات یاد کروا دیجیے اور پھر کاپی میں نقل کروایئے۔ زبانی سوالات کے ذریعے اعادہ کروایئے۔

آپ ﷺ نے کبھی کسی بُت کو ہاتھ نہیں لگایا

کتاب میں دی ہوئی معلومات بچّوں کے سامنے پڑھ کر سنائیے۔ حضور ﷺ کی بتوں سے دُوری کی وجہ کیا تھی؟ کس کا حکم تھا کہ حضور ﷺ بتوں سے دُور رہیں؟ حضور ﷺ کو آگے چل کر بتوں کے خلاف دین اسلام کو پھیلانا تھا اس لیے اللہ نے شروع سے ہی ان کے دل میں بتوں سے نفرت رکھ دی۔ اللہ نے آدمی کی شکل میں فرشتہ بھیجا جو نبی کریم ﷺ کو بتوں سے دُور رکھتا تھا۔ بتوں کے آگے قربانی نہ کرنا اور بتوں کے نام کی قربانی کا گوشت نہ کھانا بھی اللہ کے حکم سے ہی تھا۔

سوالات

۱۔ حضور ﷺ کی پھوپھیاں اور چچا آپ سے کیوں ناراض رہتے؟
۲۔ انھیں کیا ڈر تھا؟
۳۔ کیا حضور ﷺ کو بتوں کو ہاتھ لگانا پسند تھا؟
۴۔ ایک دن سب کے کہنے پر آپ ﷺ بتوں کے قریب گئے تو کیا ہوا؟
۵۔ کیا بتوں کے لیے کی جانے والی قربانی کا گوشت نبی کریم ﷺ کو پسند تھا؟

مشق

کتاب کے صفحہ ۲۰ پر دی گئی مشق کے سوالات چونکہ سبق کے ساتھ ساتھ زبانی اورتحریری ، پہلے ہی حل کرلیے گئے ہیں ، اب ان جوابات کولکھنا آسان ہوگا۔ کتاب میں مزید لکھوانے سے اعادہ ہوجائے گا۔

۲۔ معلوم کیجیے:
یہ ایک ایسی مشق ہے جس میں بچّوں کی تربیت کرنی ہے کہ وہ خود جواب تلاش کریں اورلکھیں۔ اس مشق میں اساتذہ مدد نہ کریں۔ بچّوں کا تجسس تعلیم کے لیےضروری ہے اور یہ تحقیقی طریقۂ تعلیم کے لیے ایک اہم قدم ہے۔

۳۔ کتاب کے صفحہ ۲۱ پر دیا گیا یہ کام بچّے خود کریں تو اچّھا ہے ورنہ امدادی الفاظ بورڈ پرلکھیے۔ اس وقت بچّوں کو اس قابل بنا دینا ہے کہ وہ کسی موضوع پر چھوٹے چھوٹے جملے خودلکھ سکیں۔

۴۔ ذخیرۂ الفاظ کی مدد سے پہلے جملوں کو زبانی پُر کروایئے اورپھر بچّے خودلکھیں۔

حضرت محمد ﷺ کی سیرت اور کردار

بچّوں کو ''سیرت'' کے معنی بتائیے ، عادت ، فطرت ، زندگی گزارنے کے طور طریقے ، کردار ،عمل ، انسان زندگی میں کس وقت کیا عمل کرتا ہے۔

نوٹ: یہ بات ذہن نشین کروانے کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن مجید نبی ﷺ پر اُتارا گیا اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے اس کا عملی نمونہ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ تھی۔ قرآن کی ہر بات کو نبی کریم ﷺ نے کر کے دکھایا اور لوگوں کو یہ بتایا کہ اللہ کا حکم قرآن میں ہے اور اس پر عمل ہم سب کو کرنا چاہیے۔

مسلمانوں کے پہلے رہنما دو ہیں :

۱۔ قرآن مجید

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی شخصیت ایسی تھی کہ جو بھی تھوڑی دیر آپ ﷺ کے پاس بیٹھتا آپ ﷺ سے محبّت کرنے لگتا۔

مقصد

کتاب کے صفحہ ۲۲ پر دیے گئے اس سبق کو پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو کی اچھائی بچّوں کو بتائی جائے اور وہ آپ ﷺ کی شخصیت سے اتنے متاثر ہوں کہ حضور ﷺ کی باتوں کو اپنائیں اور جتنا ہوسکے قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کے طریقوں پر چلیں۔

بچّوں کو یہ بات خوب تفصیل سے بتایئے کہ نبی کریم حضرت محمد ﷺ کا خاندان ایک مشہور اور با عزت خاندان تھا۔ اس وقت مکّہ میں جو وحشی زندگی تھی اس کا ذکر کیجیے۔ اس اندھیری نگری میں حضور ﷺ جیسی شخصیت اعلانِ نبوت سے پہلے ہی مقرر ہوگئی تھی۔ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہوگیا تھا کہ آپ سچّے ، ایمان دار ، خوش اخلاق ہیں اور لوگ ہر مشکل معاملے کو حضور ﷺ تک لاتے تھے کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ آپ انصاف کرنے والے اور سچّے ہیں۔

نوٹ: یہاں پر رُک جایئے اور سوالات پوچھ کر یہ اندازہ لگایئے کہ بچّے کیا سمجھ پائے ہیں۔

سوالات

۱۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو چلتا پھرتا قرآن کیوں کہا جاتا ہے؟
۲۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مجید ہمیں راستہ دکھاتی ہے، اس بات کا کیا مطلب ہے؟
۳۔ حضور ﷺ کی عادت اور مزاج کے بارے میں کوئی تین باتیں بتایئے۔
۴۔ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی نبی کریم ﷺ مکّہ کے لوگوں کی اُمیدوں کا مرکز کیوں بن گئے تھے؟

نوٹ: دین اسلام کوئی ایک دن یا تھوڑے عرصے میں مکمل نہیں ہوا۔ ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیا آتے رہے، لوگوں کو دین کا علم دیتے رہے۔ کچھ قومیں سدھریں، کچھ نہیں۔ کچھ پر اللہ کے عذاب آئے۔ حضور ﷺ کے آنے پر نبیوں کا آنا ختم ہوا اسی لیے آپ کو خاتم النبیین/ خاتم الانبیا کہتے ہیں۔

اہم نکات جو سبق سے سیکھے گئے

۱۔ قرآن مجید ہدایت کی کتاب۔
۲۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے رہنما۔
۳۔ حضور ﷺ کی شخصیت کی خاص باتیں۔
۴۔ نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت۔
۵۔ نبی کریم ﷺ آخری نبی۔
۶۔ قرآن مجید آخری آسمانی کتاب۔

نوٹ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مطلب بتایئے۔ نبی کریم ﷺ کے وہ تمام ساتھی جو آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ہر وقت آپ ﷺ کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے۔

خاص بات

نبی کریم ﷺ کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے لوگ آپ سے اتنے متاثر تھے کہ زندگی کے ہر معاملہ میں آپ ﷺ سے مشورہ لیتے اور جو حضور ﷺ کہتے اور بتاتے اس کو وہ لوگ لکھ لیتے کہ آئندہ نسلوں کو بتا سکیں۔ جو کام نبی کریم ﷺ نے کیے ان کو ''سنّتِ رسول'' کہتے ہیں۔

سب کے لیے روشنی اور رحمت

کتاب کے صفحہ ۲۳ پر سبق کے بقیہ حصّے کی بلند خوانی کیجیے۔ اس کے بعد چند الفاظ کے معنی سمجھائیے۔

۱۔ مسلط ، عجز و انکساری ، ترغیب دینا۔

اس حصّے میں سیرت رسول اللہ ﷺ ہمارا محور ہے۔ اساتذہ کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے کہ وہ اس مواد کو پُر اثر طریقے سے اس طرح پڑھائیں اور سمجھائیں کہ زندگی میں بچّوں کی سوچ کا مرکز سنّتِ رسول ﷺ بن جائے اور اساتذہ اپنے طلبا کے عمل کو نبی کریم ﷺ کے اسوہ کے مطابق ڈھالنے کی پوری کوشش کریں۔ شخصیت سازی کے لیے اہم باتیں سامنے رکھ دی گئی ہیں ، ان ہی کے مطابق اپنے طالب علموں میں درج ذیل اوصاف پیدا کریں :

۱۔ جرات مندی	۲۔ بے باکی	۳۔ اللہ کا خوف
۴۔ ایمانداری	۵۔ بھلائی کا جذبہ	۶۔ اللہ کی بندگی
۷۔ خلق خدا کے کام	۸۔ عاجزی	۹۔ زکوٰۃ ادا کرنا

اور ان باتوں سے نفرت پیدا کریں:

۱۔ جھوٹ	۲۔ دھوکا	۳۔ رشوت خوری
۴۔ غیبت	۵۔ ظلم	۶۔ دغا بازی
۷۔ حرام رزق کھانا	۸۔ اللہ پر بھروسا نہ کرنا	۹۔ غرور و تکبر

اگر ان باتوں کو دھیان میں رکھ کر زندگی گزارنے کا سلیقہ پیدا کر دیا گیا تو بہترین مسلمان ، معاشرہ اور قوم پیدا ہوگی۔

۱۔ کتاب کے صفحہ ۲۴ پر دی گئی مشق کو زبانی کروایئے۔ جن مشکل الفاظ کے جملوں میں آنے کی امید ہے انھیں بورڈ پر لکھیے۔ پھر بچّے خود محنت سے اپنا کام کریں۔

۲۔ ذخیرۂ الفاظ کو پہلے drill کی صورت میں پڑھایئے ، پھر بورڈ پر لکھ دیجیے۔ اب مشق کو الفاظ پُر کر کے زبانی حل کروا دیجیے۔ اس کے بعد بچّے اپنا یہ کام خود کریں۔

۳۔ سوال نمبر ۳ کے جُز (i) اور (ii) کو بھی پہلے زبانی کروایئے پھر بچّوں کو یہ کام خود کرنے کے لیے کہیے۔

۴۔ اس مشق کو کرنے سے پہلے اعادہ کیجیے کہ دنیا کے سب سے اچھّے انسان ''نبی کریم ﷺ'' تھے۔ آپ ﷺ کی عادات مبارکہ کو بچّوں کی مدد سے بورڈ پر لکھیے۔ اب بچّے فلو چارٹ مکمل کریں اور بورڈ پر سے الفاظ اُتارتے جائیں۔ مشق مکمل ہونے کے بعد اسے پھر پڑھوایئے۔

آؤ مدینہ چلیں

سعودی عرب کے نقشے میں مکّہ، مدینہ دکھایئے۔ مکّہ میں خانۂ کعبہ ہے اور مدینہ منورہ ہمارے نبی کا شہر ہے، وہاں روضۂ رسول ﷺ ہے۔ اس شہر کو دو سعادتیں حاصل ہیں۔ اس کی اہمیت اور برکتیں بتایئے۔

نوٹ: یہ ایک دلچسپ سبق ہے اگر آپ کی جماعت میں سے کوئی بچّہ حج یا عمرہ کے سفر میں مدینہ گیا ہو یا آپ کے ساتھی اساتذہ میں سے کوئی مدینہ منورہ کی زیارت کر کے آیا ہو تو اسے جماعت میں بلوا کر اس شہر کا آنکھوں دیکھا حال سنوایئے۔ معلومات فراہم کرنے کا ایک نیا طریقہ بچّوں کی دلچسپی کو برقرار رکھے گا اور سنا ہوا ہر لفظ ذہن نشین ہوگا۔

کتاب کے صفحہ ۲۶ پر سبق کے دو پیرا گراف پڑھ کر سنایئے۔ اس کے بعد ایک فلو چارٹ بنایئے۔

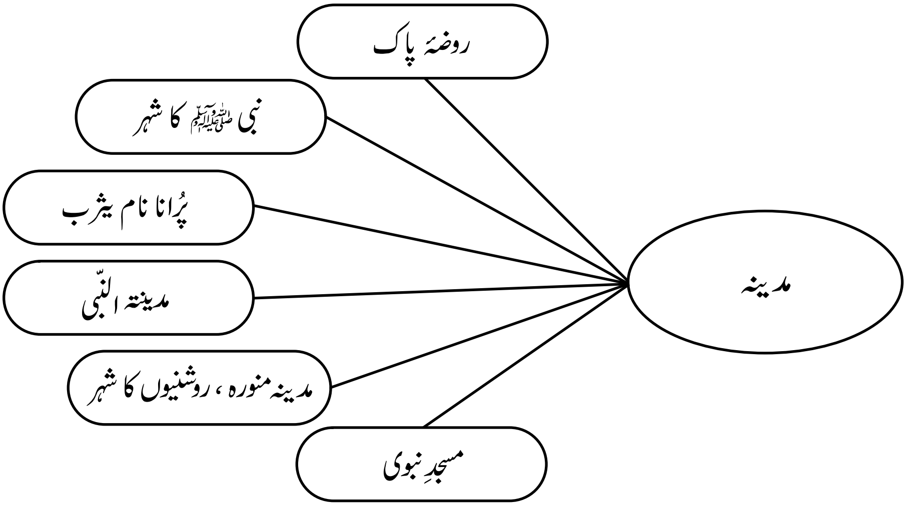

اس چارٹ کو بورڈ پر بنا کر خوب مشق کروایئے۔ یاد کروایئے اور کاپی میں بھی یہ چارٹ بنوایئے۔
اسی پر ''جملے پورے کیجیے'' کی مشق بھی کروایئے۔ جلدی جلدی پڑھانے سے گریز کیجیے اور ایک کام کو کئی بار دہرا کر ذہن نشین کروایئے۔
چھوٹے چھوٹے سوالات زبانی پوچھیے۔

سبق آگے پڑھانے سے پہلے یہ تین باتیں سکھا دیجیے:

انصار مدد کرنے والے

ہجرت کسی شہر یا ملک کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا

مہاجر وہ لوگ جو ہجرت کریں

مگر یہاں:

مہاجر وہ لوگ جو مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے۔

انصار مدینہ میں رہنے والے جنھوں نے مہاجروں کی بہت مدد کی تھی۔

ہجرت اللہ کے حکم پر اللہ کی رضا کے لیے مکّہ کو چھوڑا گیا کیونکہ مشرکینِ مکّہ کے مظالم بہت بڑھ گئے تھے۔

مدینہ کیوں اہم ہے؟

۱۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہجرت کر کے مدینہ جانا اور وہاں جا کر رہنا۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے مسجدِ نبوی کی بنیاد رکھی اور خود اس مسجد کی تعمیر میں حصّہ لیا۔ پہلے یہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی مگر اب بے حد حَسین اور بڑی مسجد بن چکی ہے۔

۳۔ مسجد نبوی ہی میں حضور ﷺ کا روضہ (قبر مبارک) ہے۔

۴۔ حج اور عمرہ کرنے والے لوگ یہاں ضرور آتے ہیں۔

۵۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبریں بھی مسجدِ نبوی میں ہی ہیں۔

اہم بات

مسجد نبوی میں نماز پڑھنا بے حد اجر و ثواب کا باعث ہے۔

مدینہ کی اہمیت پر زبانی سوالات پر مبنی ایک مشق کر لیجیے۔

۱۔ مسلمان مکّہ سے ہجرت کر کے کہاں گئے؟

۲۔ جہاں ہجرت کر کے گئے اس جگہ کا نام کیا ہے؟

۳۔ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے ساتھ کن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں؟

۴۔ کیا مسجد نبوی پہلے چھوٹی سی تھی؟

۵۔ کیا جماعت میں سے کوئی طالب علم مدینہ گیا ہے؟

۶۔ مدینہ کا پورا نام کیا ہے؟

کتاب کا صفحہ ۲۶ پڑھیے۔ بچّوں سے پھر ایک آدھ زبانی سوال کیجیے۔ صفحہ ۲۷ کے پہلے دو پیرا گراف پڑھ کر اہم تاریخی مقامات کے نام یاد کروائیے۔ امید ہے کہ بچّے ان ناموں کو لکھنے کے لائق ہونگے۔ اگر ایسا نہ ہو تو زبردستی نہ لکھوائیے۔ بورڈ پر لکھیے اور بچّے نقل کریں۔

سبق کا آخری پیرا گراف پڑھیے۔ بازاروں اور مسلمان کی ایمان داری کا حال بتائیے۔ کھجور مدینہ کا تحفہ ہے۔ اس کی افادیت اور مدینہ میں اس کی فراوانی کا حال بتائیے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۲۹ پر دیے گئے سوالات کو زبانی حل کروائیے۔

۱۔ مشکل الفاظ کو بورڈ پر لکھیے تاکہ بچّوں کو آسانی ہو۔

۲۔ جملے کو درست لفظ سے ملائیے۔ یہ مشق زبانی حل کروائیے، بچّوں کو لکھنے کا کام خود کرنے دیجیے۔

۳۔ یہ ''کھجور'' سے متعلق ایک دلچسپ مشق ہے، مشق میں دیے گئے الفاظ کو drill کی طرح بچّوں کے ساتھ مل کر پڑھیے۔ پھر بچّے خود اس کو حل کریں۔

۴۔ کتاب میں دی گئی جگہ میں کھجور کا باغ بنوا کر رنگ بھروائیے۔ اگرچہ اس مشق کا اسلامیات کے مضمون سے براہ راست کوئی تعلق نہیں لیکن اس سرگرمی کا مقصد یکسانیت توڑنا اور بچّوں کی دلچسپی برقرار رکھنا ہے۔

باب چہارم: ہدایت کے سرچشمے

نبیوں کی دنیا میں آمد

انسانوں کو پڑھانے کے لیے جس طرح معلّم اور اساتذہ ہوتے ہیں اسی طرح قوموں کو اللہ کی کتابیں پڑھانے کے لیے نبی بھیجے گئے۔ ان میں سے چار نبیوں کو آسمانی کتابوں کا تحفہ دیا گیا سب کتابوں میں نیک باتیں اور ہدایات ہیں۔

نوٹ: بچّوں کو یہ بات باور کروایئے کہ ہماری اور آپ کی زندگی میں بھی یہ بات عام ہے کہ جب کوئی ہمیں اچّھی بات بتاتا ہے اور بُرائی سے روکتا ہے تو ہمیں بہت بُرا لگتا ہے اور لوگ اچّھی بات بتانے والے کا مذاق اُڑاتے ہیں، اسے جھوٹا کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو بھی دین کی تبلیغ کے دوران مشرکینِ مکّہ نے ''جادوگر'' تک کہا۔

بچّوں کو بتایئے کہ نبیوں کا کام کیوں مشکل تھا؟ وہ لوگوں کو اچّھی باتیں سکھانے آئے، مگر لوگوں نے ان کا کہنا نہ مانا اور انھیں خوب ستایا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوا تو ان پر عذاب نازل کیا اور انھیں تباہ و برباد کر دیا۔ پھر کتاب کے صفحہ ۳۰ اور ۳۱ سے سبق پڑھ کر سنایئے۔

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ اسی لیے ان کو ''نبیوں کا باپ'' کہا جاتا ہے۔ آخری نبی محمد ﷺ ہیں جو ''نبیوں کے سردار'' ہیں۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

نوٹ: اوپر والا پیراگراف بہت اہم ہے۔ نبیوں کا آنا ختم ہو چکا اور حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ یہ یقین ہمارے دین کا حصّہ ہے اس لیے اس کو خوب اچّھی طرح سمجھایئے اور یاد کروایئے۔

چند اور باتیں یاد کروایئے

۱۔ قرآن مجید آسمانی کتابوں میں آخری کتاب ہے۔
۲۔ نبی کریم حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔
۳۔ دین اسلام قیامت تک قائم رہے گا۔

۴۔ قرآن مجید کی حفاظت اللہ فرماتا ہے۔

ان باتوں کو خوب ذہن نشین کروا کر بچّوں سے زبانی سوالات کیجیے۔ یہ بنیادی اسلامی عقائد ہیں، ان کا بچّوں کے ذہن میں راسخ ہونا بہت ضروری ہے۔

نوٹ: یہ ذہن نشین کروانا بھی ضروری ہے کہ ہر نبی کسی ایک قوم کے لیے بھیجا گیا اور وہ اسی قوم کو ہدایت کی تبلیغ کرتا تھا، لیکن ہمارے نبی ﷺ پوری دنیا کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ نبیوں میں آپ ﷺ کی عمر سب سے کم اور ذمہ داری سب سے زیادہ تھی، اسی طرح قرآن مجید بھی پورے عالم یعنی ہر قوم کے لوگوں کے لیے بھیجا گیا۔

نبی کریم ﷺ کا معجزہ

کم وقت میں زیادہ کام کیا اور دین کو مکمل بھی کر دکھایا۔ حضرت محمد ﷺ کی ہر بات پیدائش سے آخر تک سب سے اچھوتی اور الگ رہی ہے۔

فلو چارٹ بنوا کر سبق کا خلاصہ تیار کروایئے:

۱۔

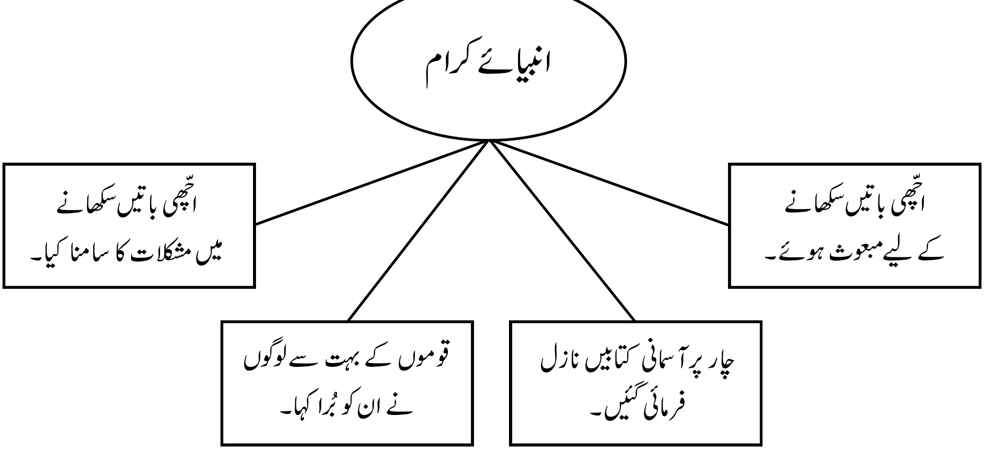

۲۔ پہلے نبی .... ہیں۔ آخری نبی .... ہیں۔

فلو چارٹ :

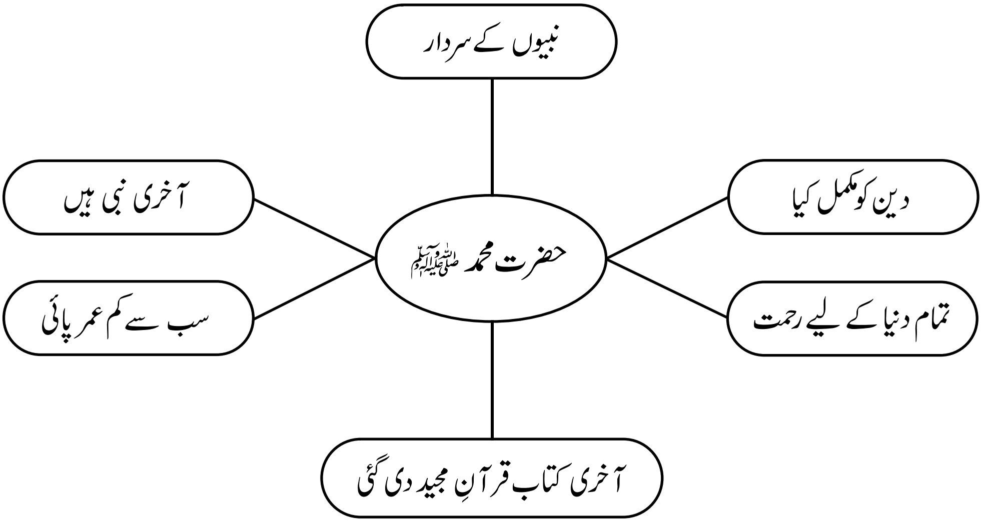

نبیوں کی کل تعداد ....

فلو چارٹ :

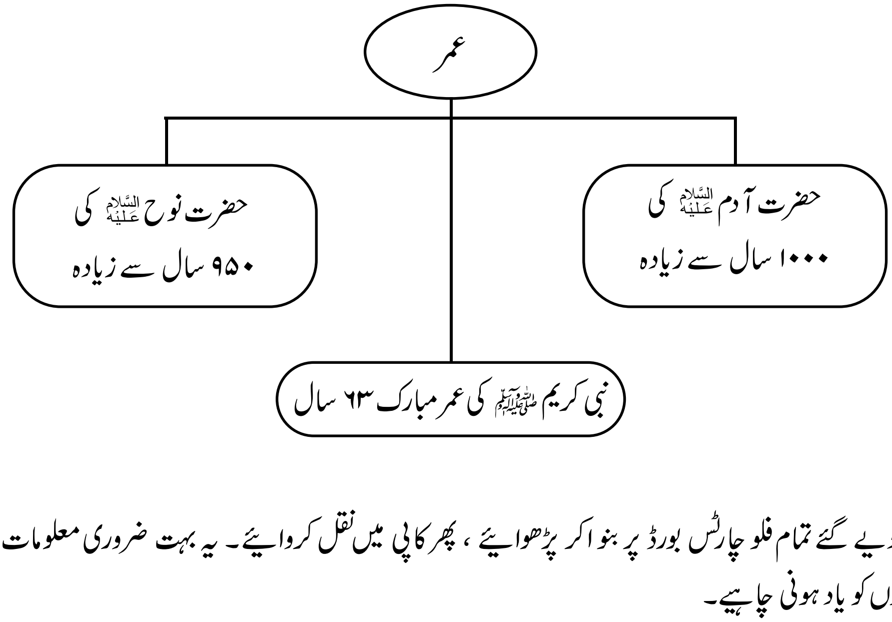

اُوپر دیے گئے تمام فلو چارٹس بورڈ پر بنوا کر پڑھوایئے ، پھر کاپی میں نقل کروایئے۔ یہ بہت ضروری معلومات ہیں جو بچّوں کو یاد ہونی چاہیے۔

مشق

۱۔ کتاب کے صفحہ ۳۲ پر مشق کے سوال نمبر ا کے ذیل میں دیے گئے سوالات کے جوابات زبانی کروائیے۔
بچّوں کو یہ معلومات پہلے ہی یاد کروا دی گئی ہیں۔ لکھنے میں جہاں دشواری پیش آئے ، مدد کیجیے۔
کتاب میں دی ہوئی ''ہدایات برائے اساتذہ'' کے مطابق کام کیجیے۔

۲۔ صفحہ ۳۳ پر دیے گئے سوال ۲ میں جملہ پڑھ کر خالی جگہ میں پُر کیا جانے والا لفظ بورڈ پر لکھیے اور پڑھیے تاکہ بعد میں بچّے خود خالی جگہ کو پُر کر سکیں۔ اس مشق کے لیے ''ذخیرۂ الفاظ'' موجود ہے۔ ہر لفظ کو پڑھوا کر پوچھیے کہ وہ کس جملے میں لکھا جائے گا۔
نبیوں کے کوئی سے چار کام بھی بچّوں سے پوچھ کر بورڈ پر لکھیے۔ پھر بچّے فلو چارٹ کو پورا کریں۔

۳۔ چار انبیائے کرام رضی اللہ عنہم کے نام آپ خود بورڈ پر لکھیے۔ تمام بچّوں سے انھیں پڑھوایئے اور پھر وہ الفاظ کی خالی جگہ کو پُر کریں۔

۴۔ آخری سوال بچّے پہلے کر چکے ہیں اس لیے مدد نہ کیجیے بلکہ بچّوں سے پوچھیے اور وہ خود یہ کام کریں۔

بچّوں کو یہ بات یاد کروا دیجیے کہ :

۱۔ انسان : مٹّی سے بنایا گیا ہے۔
۲۔ فرشتے : نور سے بنائے گئے ہیں۔
۳۔ جنّات : آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔

نوٹ : اللہ نے یہ کائنات بنائی۔ دنیا بنانے کے بعد اللہ نے انسان کو پیدا کرنا چاہا کیونکہ اس کائنات کی ہر چیز سے فائدہ اُٹھانے کے لیے ایک عقل مند مخلوق چاہیے تھی جو علم حاصل کرے اور تحقیق و جستجو کرے۔
بچّوں کو بتائیے کہ آپ کی اور ہماری زندگی میں بھی یہ بات عام ہے کہ جب کوئی ہمیں اچّھی بات بتاتا ہے اور بُرائی سے روکتا ہے تو ہمیں بہت بُرا لگتا ہے۔ لیکن بُرائی سے روکنے والے کی عزت کر کے اس کی بات سننی چاہیے۔

۱۔ نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے اچّھی باتیں سکھانے کے لیے بھیجا تاکہ ان کے ذریعے تمام احکامات بندوں تک پہنچائے جائیں۔ ان تمام نبیوں میں سے چار کو اللہ نے آسمانی کتاب دی، جن میں اچّھی باتیں لکھی تھیں جو انھوں نے اپنی اُمت کے لوگوں کو سکھائی تھیں۔

۲۔ نبیوں کا کام تھا کہ ان اچّھی باتوں کو لوگوں تک پہنچائیں لیکن لوگ انھیں بہت ستاتے اور مذاق اُڑاتے۔ اچّھی باتیں سکھانا بہت مشکل ہے جبکہ بُرائی ہر جگہ بہت آسانی سے اور جلدی سے پھیلتی ہے۔

بچّوں کو بتائیے کہ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آدم علیہ السلام کو نبیوں کا باپ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبیوں کا سردار کہا جاتا ہے۔ سب نبی کسی ایک قوم پر آئے لیکن قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے تمام انسانوں کے لیے آئے ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام سب سے زیادہ اور عمر سب سے کم تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور کام بے مثال ہیں۔

نوٹ: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت آدم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر یاد کروائیے۔

کتاب کے صفحہ ۳۱ پر دیا پورا متن پڑھ کر سنائیے اور چھوٹے چھوٹے سوال کر لیجیے، جیسے:

۱۔ نبیوں کا کیا کام تھا؟
۲۔ کل کتنے نبی بھیجے گئے؟
۳۔ کتنے نبیوں پر کتابیں نازل فرمائی گئیں؟
۴۔ آسمانی کتابیں ہمیں کیا بتاتی ہیں؟
۵۔ پہلے نبی کون تھے اور ان کی عمر کتنی تھی؟
۶۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بتائیے۔
۷۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام سب نبیوں سے زیادہ مشکل کیوں تھا؟
۸۔ کس نبی پر دین مکمل ہوا؟
۹۔ مکمل اور آخری آسمانی کتاب کون سی ہے؟
۱۰۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر بتائیے۔

صفحہ کے کتاب ۳۲ پر دیے گئے تمام سوالات زبانی کروائے جا چکے ہیں۔ ایک بار پوری مشق کو زبانی حل کر کے مشکل الفاظ بورڈ پر لکھ دیجیے۔ پھر بچّے خود جملے مکمل کریں۔

کتاب کے صفحہ ۳۳ پر دیے گئے ذخیرۂ الفاظ کو drill کی شکل میں کئی دفعہ کہلوائیے۔ پھر زبانی جملوں کو پُر کروائیے۔ مشکل الفاظ کو بورڈ پر لکھیے اور کئی دفعہ پڑھ دیجیے۔ باقی کام بچّے خود کریں گے۔

نیچے دی گئی باقی مشقوں کو بھی اسی طرح زبانی حل کروائیے۔

پہلے انسان پہلے پیغمبر

امدادی اشیا

ممکن ہوسکے تو ایک گلوب دکھا کر بچّوں کو دنیا کے بارے میں بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے حسین اور خوبصورت دنیا بنائی ، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کی۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی مٹّی کو ملا کر انسان کا جسم بنایا اور پھر اس میں روح پھونک دی۔

یاد کروائیے :

انسان ______ مٹّی سے بنے ہیں۔
فرشتے ______ نور (روشنی) سے بنے ہیں۔
شیطان ______ آگ سے بنا ہے۔

انسان کو پیدا کر کے اسے اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کو انسان سے کام لینا تھا۔

یاد کروائیے :

فرشتوں کا کام ______ اللہ کی عبادت کرنا اور اس کا حکم ماننا۔
شیطان کا کام ______ انسانوں کو بہکانا ، اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف کام کرنے پر اُکسانا۔
انسان کا کام ______ عقل استعمال کر کے بُرائی سے بچنا ، دنیا کے کام اور اللہ کی عبادت کرنا۔

ان تینوں چیزوں کی تشریح کرنے کے بعد بتائیے کہ فرشتوں کے ذمہ صرف ایک کام اور شیطان کے ذمہ بھی ایک کام ہے لیکن انسان کو دماغ دے کر اس سے سب سے مشکل کام لیا گیا۔ وہ دنیا میں رزق کمائے ، گھر ، بیوی ، بچّے ، رشتے سنبھالے اور پھر عبادت بھی کرے۔ اللہ تعالیٰ ، انسان کو اپنی بنائی ہوئی سب چیزوں میں سب سے بہترین کہتا ہے۔

اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ انھوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کر لیا لیکن شیطان نے، جس کا نام ابلیس ہے، سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔
غرور کرنا شیطانی کام ہے۔ ابلیس کو غرور تھا کہ وہ آگ کا بنا ہوا ہے اس لیے وہ مٹّی سے بنے ہوئے آدم کو سجدہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے نافرمانی کرنے پر اسے جنّت سے نکال دیا۔ بس اس دن سے وہ انسان کا دشمن بن گیا۔

نوٹ: سبق کے پہلے دو پیرا گراف، جو اسی مضمون پر مبنی ہیں بلند آواز سے پڑھیے اور درج ذیل زبانی سوالات کر لیجیے۔

۱۔ دنیا بنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کس کی تخلیق کی؟
۲۔ پہلے انسان کون تھے؟
۳۔ فرشتوں کو کیا حکم دیا گیا؟
۴۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لیے کیوں کہا گیا؟
۵۔ کس نے سجدہ نہ کیا؟
۶۔ شیطان کو کیا سزا ملی؟
۷۔ ابلیس نے کیا اعلان کیا؟

سوالات کے جوابات سے معلوم ہو جائے گا کہ بچّوں کو پڑھایا گیا مواد کتنا سمجھ میں آیا۔
جب حضرت آدم علیہ السلام جنّت میں رہنے لگے تو وہ اکیلے تھے، اللہ نے ان کے لیے بہترین ساتھی بی بی حوا بھیجیں۔

اہم بات

ان دونوں کو اللہ نے ایک حکم دیا کہ ایک خاص درخت کا پھل نہ کھانا۔

نوٹ: بچّوں کو شاید یہ قصّہ معلوم ہو۔ ان سے پوچھیے کہ پھر کیا ہوا؟

دیکھیے، کیا کوئی بچّہ یہ قصّہ بتا سکتا ہے؟ نہ بتانے پر آپ یہ واقعہ کہانی کے طور پر بتائیے کہ شیطان اپنی شکل وصورت بدل کر جنّت میں داخل ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا کو بہکایا کہ آپ اگر یہ پھل کھالیں گے تو کبھی بوڑھے نہ ہوں گے اور ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا بہکائے میں آگئے اور پھل کھا لیا جس پر اللہ تعالیٰ نے انھیں جنّت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا۔

نوٹ: بچّوں سے سوال کیجیے کہ کیا اس وقت زمین پر کوئی موجود تھا۔ وہ دونوں بہت دُور دُور اُتارے گئے ، بہت سال تک وہ ایک دوسرے کو ڈھونڈتے رہے۔

اللہ کی مہربانی

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس بھیجا جنھوں نے انھیں معافی کی دعا سکھائی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے وہ دعا بہت دن تک پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا اور حضرت بی بی حوا ، حضرت آدم علیہ السلام کو مل گئیں۔ اس کے بعد دنیا آباد ہونا شروع ہوئی۔

روایت ہے کہ جس جگہ یہ دونوں ملے اس پہاڑی کو ''جبل الرحمت'' یعنی رحمت کا پہاڑ کہتے ہیں۔ یہ میدان عرفات میں ہے ، حج کے دوران حاجی میدانِ عرفات میں قیام کرتے ہیں۔

بہت اہم بات

اللہ کے گھر کی بنیاد سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور خانۂ کعبہ تعمیر کیا۔ یہاں حضرت آدم علیہ السلام ، بی بی حوا اور ان کی اولادیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی تھیں۔ آہستہ آہستہ جب انسانی آبادی پھیلی تو لوگ مختلف علاقوں میں جا کر رہنے لگے۔ اس لیے زبان ، لباس ، عادت ، مزاج اور طور طریقوں میں فرق آیا۔ لیکن ہم سب ہیں ایک ہی ماں باپ کی اولاد ، یعنی باپ حضرت آدم علیہ السلام اور ماں بی بی حوا۔ ایک ماں باپ کی اولاد ہونے کی حیثیت سے انسانوں کو آپس میں مل جل کر رہنا چاہیے۔

اُوپر دیے ہوئے پیراگراف پر زبانی سوالات کیجیے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا کو کہاں بھیجا؟

۲۔ کیا دونوں ساتھ اُتارے گئے؟

۳۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کیوں بھیجے گئے؟

۴۔ دعا مانگنے سے حضرت آدم علیہ السلام کو کیا فائدہ ہوا؟

۵۔ دنیا کیسے آباد ہوئی؟

۶۔ ہم سب کو کیوں نہیں لڑنا چاہیے؟

اعادہ

کتاب کے صفحہ ۳۷ پر اعادہ کے باکس میں دیے گئے تمام نکات زبانی یاد کروایئے۔ سوالات بھی کر کے دیکھیے کہ کیا یاد ہوا ہے۔

مشق

مشق کا تمام کام بچّوں کو سکھا دیا گیا ہے، پھر بھی تمام مشق حل کروایئے۔ مشکل الفاظ کو بورڈ پر لکھ کر اب بچّوں سے جملے پورے کرنے کو کہیے۔

صفحہ ۳۸ پر جملے مکمل کرنے کی مشق سے پہلے ذخیرۂ الفاظ میں سے ہر لفظ بورڈ پر لکھ کر بچّوں سے پڑھوایئے۔ پورا کام زبانی کروا دیجیے۔ اگر بچّے بغیر مدد کے خالی جگہ میں الفاظ پُر کرلیں تو بہت بہتر ہو گا۔

طوفانِ نوح

ضروری بات

سبق سے پہلے بچّوں کو یہ بتایئے کہ ہر قوم پر اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجے۔ نبیوں کا کام یہی تھا کہ وہ اپنی قوم کو اچّھی باتیں سکھائیں۔ جب وہ نبی تبلیغ کرتے کرتے تھک جاتے اور لوگ برے کاموں کو نہ چھوڑتے اور نبیوں کو ستاتے، ان کا مذاق اُڑاتے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا تاکہ قوموں کو سزا دی جاسکے۔

''طوفانِ نوح'' اللہ تعالیٰ کے غصّے اور غضب کی ایک مثال ہے۔

اس پس منظر کو بیان کرنے کے بعد کتاب کے صفحہ ۳۹ پر سبق کے پہلے پیراگراف کی بلند خوانی کیجیے۔ پورے پیراگراف کا مقصد یہ بتانا ہے کہ قومِ نوح نے نافرمانی کی اور اپنے نبی کی بات نہ مانی۔ حضرت نوح علیہ السلام ۹۵۰ سال تک لوگوں کو اللہ کی باتیں بتاتے رہے اور پھر ان کو خبر دی کہ ان پر عذاب نازل ہو گا۔ ان کی قوم عذاب سے بھی نہ ڈرتی تھی اور حضرت نوح علیہ السلام کو جھوٹا سمجھتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا۔ کشتی کو بناتے دیکھ کر بھی وہ مذاق اُڑاتے اور کہتے، تم تو نبی سے بڑھئی بن گئے۔ لوگوں کی ایسی باتیں سن کر حضرت نوح علیہ السلام صبر کرتے رہے۔ دو سال کی محنت سے یہ کشتی تیار کی۔ اس کشتی کے تین حصّے تھے، ایک میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی، ایک حصّے میں ہر قسم کے جانوروں کا جوڑا اور ایک میں کھانے پینے کا سامان تھا۔

کتاب صفحہ ۳۹ اور ۴۰ تک کا مواد پڑھایا گیا، اب بچّوں سے سوالات کیجیے۔

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کون تھے؟

۲۔ وہ اپنے لوگوں کو کیا سکھاتے تھے؟

۳۔ لوگ اچّھی باتیں سیکھنے کے بجائے کیا کرتے تھے؟

۴۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کتنے سال تک لوگوں کی رہنمائی کی؟

۵۔ کیا حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے اسلام قبول کیا؟

بورڈ پر فلو چارٹ مکمل کروائیے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے نام کو درست جملوں سے ملائیے۔

لوگوں کی باتوں پر ان سے لڑائی کی		دو سال کی مدت میں کشتی بنائی
کشتی کے تین حصّے تھے		کشتی میں پرندے بھی تھے
لکڑی سے کشتی بنائی گئی تھی		کشتی لوہے کی تھی
لوگوں کی باتوں پر صبر کرتے	حضرت نوح علیہ السلام	کشتی ۵۰۰ گز کی تھی
کشتی ۳۰۰ گز کی تھی		کشتی کے پانچ حصّے تھے
ایک حصّے میں جنگلی جانور تھے		ایک حصّے میں پھول پودے تھے
ایک حصّے میں کھانا پینا تھا		ایک حصّے میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی تھے

نوٹ: عذاب اس طرح آیا کہ چالیس دن اور چالیس رات بے حد بارش ہوئی۔ جب زمین سے پانی اُبلنا شروع ہوا تو پہاڑ تک پانی میں ڈوب گئے۔

افسوس کی بات

حضرت نوح علیہ السلام نبی تھے۔ ان کی بات تو ماننا ویسے ہی ضروری تھا لیکن ان بیٹے نے اپنے باپ کی بات نہ مانی اور کشتی میں سوار نہ ہوا، بلکہ کہا کہ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور پانی سے بچ جاؤں گا۔ اسے یہ نہ معلوم تھا کہ اس طوفان میں پہاڑ بھی ڈوب جائیں گے۔

مقصد

بچّوں کو بتایئے کہ نبی کی بات نہ ماننے کی وجہ سے قوموں پر کس طرح اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ جو اچّھی بات کو نہیں مانتے وہ برباد ہوجاتے ہیں۔کتاب کے صفحہ ۴۱ پر دیے گئے سبق کے متن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے نافرمانی کی حد کر دی۔ اس کے باپ (جو نبی بھی تھے) کا حکم تھا کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ لیکن بیٹے نے اپنے باپ کا حکم نہ مانا اور کشتی میں سوار نہ ہوا۔ اس نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوا؟ بربادی۔ اللہ نے اس کو غرق کر دیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار لوگ آرام سے بیٹھے رہے، کشتی شدید طوفان میں چلتی رہی۔
اللہ کے حکم سے طوفان رُکا تو کشتی ایک پہاڑ کوہِ جودی کے اُوپر رُکی۔ کشتی میں بیٹھے ہوئے لوگ خیریت سے نیچے اُترے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شکرانے کا روزہ رکھا۔ پھر وہ لوگ مختلف سمتوں میں چلے گئے۔

اچّھی بات

جو اپنے بڑوں، بزرگوں اور نبیوں کا حکم مانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو تباہی سے بچا کر خیر کا معاملہ کرتا ہے۔ اس طوفان کے ذریعے اللہ نے تمام انسانوں کے لیے عبرت کی بہت بڑی مثال قائم کی۔

مشق

۱۔ دیے گئے سوالات کو پڑھیے۔ بچّوں سے ایک وقت میں ایک سوال کا زبانی جواب لیجیے۔ اگر اس میں کوئی مشکل لفظ ہو تو بورڈ پر لکھیے۔ پھر بچے خود کتاب میں لکھیں۔
۲۔ ذخیرۂ الفاظ پڑھوایئے، بورڈ پر لکھیے اور نامکمل جملوں کو ان الفاظ کی مدد سے زبانی حل کروا کر بچّوں کو لکھنے کا کام دیجیے۔ کاپی میں بھی کام کروایئے اور کتاب میں بھی۔

اہم نوٹ

سبق آموز قصّوں، کہانیوں پر مبنی ہر سبق کا بچّے کی زندگی سے تعلق قائم کیجیے۔ اس طرح سبق کا اثر اور افادیت بڑھے گی اور بچّے اپنی زندگی میں شعوری طور پر تبدیلی اور بہتری لائیں گے۔

خیر و برکت کے کلمات

کتاب کے صفحہ ۴۳ پر دیے گئے اس سبق میں شامل چھوٹے چھوٹے کلمات یاد کروایئے۔ جماعت میں ان کلمات کا استعمال اس طرح اپنا معمول بنا لیجیے کہ ان کا استعمال بچّوں کی زندگیوں میں سرائیت کر جائے۔ ان کلمات کے معنی اور استعمال کا موقع انھیں زبانی یاد کروایئے۔

اچّھی اسلامی باتیں

اسلام ہمیں اُٹھنے بیٹھے، چلنے پھرنے، ہر بات کے لیے بہت سی اچھی باتیں سکھاتا ہے۔ کتاب کے صفحہ ۴۴ پر دیا جانے والا یہ سبق اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ سبق میں شامل ان باتوں کو دو حصّوں میں بانٹ کر یاد کروایئے۔ پھر سوالات کے ذریعے ٹیسٹ لیجیے کہ کتنا یاد ہوا ہے۔ ایسی تراکیب اور مواقع تلاش کیجیے کہ یہ باتیں بچّوں کی زندگی کا حصّہ بن کر ان کے ذہنوں میں راسخ ہو جائیں۔

سبق میں دی ہوئی حدیث ایک قصّے کی شکل میں یاد کروایئے اور بتایئے وضو صفائی ہے اور صفائی کے کیا کیا فائدے ہیں۔

اللہ دیکھ رہا ہے

اساتذہ کے لیے عرض ہے کہ سبق کا عنوان ''اللہ دیکھ رہا ہے'' تمام مسلمانوں اور خاص طور پر بچّوں کے لیے ایک بہت بڑا پیغام ہے۔ اس جملے کی جتنی بھی تشریح کی جائے، کم ہے۔ بچّوں کی عمر اور ذہنی سطح کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس جملے کے معنی ذہن نشین کروا دیجیے۔ ایک دفعہ یہ بات ذہن میں بیٹھ جائے تو انسان نہ معلوم کتنے گناہوں سے بچ سکے گا، اس ڈر کے ساتھ کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

نوٹ: سبق کو ایک خوبصورت کہانی کی شکل میں ڈھالا گیا ہے اس لیے اس سبق کو بغیر کسی تمہید کے عنوان کی تشریح کے بعد کہانی کی طرح پڑھایئے۔

بچّوں کا باغ میں جانا، ایک بچّے کا سیب کے درخت کو دیکھ کر سیب توڑنے کے لیے للچا جانا، بچّے کا اپنے دوست کو یہ کہنا کہ ''خالد تمھیں کوئی دیکھ رہا ہے۔''، بچّے کا ایک انسان کے دیکھنے کے خوف سے نیچے اُتر آنا اور پھر یہ بتانا کہ کوئی دیکھ رہا ہے میں ''کوئی'' سے مُراد اللہ تعالیٰ ہے اور ایک دوست کا دوسرے دوست کو راہِ راست پر لانا کتنا عظیم سبق ہے۔ بچّے تو بچّوں کے ساتھ مل کر اور زیادہ شرارت کرتے ہیں اور بُرائی بڑھتی ہے لیکن یہاں ایک نیک دوست اپنے دوست کو بُرائی سے بچا لیتا ہے۔ ''دوست کی اچّھی بات کو سن کر سیب نہ چُرانا''، اس بات کا اتنا اچّھا بدلہ ملا کہ باغ کے مالی نے خود سیبوں کا تحفہ دیا۔ بچّے نے یہ سبق دیا کہ مالی اتنا بڑا انعام دے سکتا ہے تو کائنات کا مالک خوش ہو کر کیا کچھ نہ دے گا۔ بُرائی سے اپنے آپ کو اس طرح بچا لینے کو تقویٰ کہتے ہیں۔ اس لفظ کے معنی بڑے گہرے ہیں جو بچّے کا دماغ براہ راست معنی سمجھانے سے نہیں سمجھ سکتا۔ اس کہانی سے ان شاء اللہ بچّہ بخوبی سمجھ جائے گا۔

دین کی تعلیم میں بالخصوص آسانی، محبّت اور شفقت جیسے عناصر شامل کر لینا بہت ضروری ہے۔

تقویٰ

کتاب کے صفحہ ۴۶ پر اسی سبق کے اگلے حصّے میں ''تقویٰ'' کے معنی سمجھانے کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دی ہوئی مثال اور واقعے کو بھی سمجھایئے۔ اُمید ہے کہ آپ کے سمجھانے سے بچّے تقویٰ کے معنی خوب سمجھ لیں گے۔ مسلمان کی زندگی میں تقویٰ ہی وہ چیز ہے جو اسے بُرائیوں سے روکتا ہے۔ بچّوں کی زندگی سے چھوٹی چھوٹی مثالیں لے لیجیے۔

جیسے کسی کو زمین پر ۵۰۰ روپے کا نوٹ پڑا ہوا ملتا ہے۔ اگر بچّہ اُٹھا کر جیب میں رکھ لے تو یہ بُرائی ہوگی، اگر کوشش کر کے معلوم کر لے کہ یہ نوٹ کس کا ہے تو اس کو واپس کرے اور مالک نہ ملے تو کسی غریب کو خیرات میں دے دے تو یہ نیکی اور تقویٰ ہے۔ بچّوں سے کہیے کہ وہ ایسی مثالیں دیں۔ تقویٰ کو بچّوں کی زندگی پر لاگو کیجیے تاکہ ان کے عمل میں تقویٰ جھلکے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے راستے میں کانٹے دار جھاڑیوں سے بچ کر نکلنے کو تقویٰ سے تشبیہ دی۔ بچّوں کو بتایئے کہ کانٹے دار جھاڑیاں دراصل دنیا میں پھیلی ہوئی بُرائیاں ہیں جیسے جھوٹ، چوری، دھوکا دینا، رشوت لینا وغیرہ۔ ان پھیلی ہوئی بُرائیوں سے خود کو بچا کر چلنا تقویٰ ہے کیوں کہ جس میں تقویٰ نہیں اس میں دین نہیں۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۴۷ پر دی گئی مشق بہت آسان ہے۔ سب کچھ بچّوں نے سبق میں پڑھا ہے۔ زبانی حل کروا کر دیکھیے، اگر کوئی مشکل لفظ ہو تو بورڈ پر لکھ کر بچّوں کی مدد کیجیے۔ اسی صفحے پر دی گئی سرگرمی پر توجہ دیجیے اور اسے ضرور کروایئے۔

درخت، دنیا کا حسن اور ضرورت

بچّوں کو ذہن نشین کروایئے کہ اللہ کو ''حُسن'' اور ''خوبصورت'' چیزوں سے بہت پیار ہے۔ درخت، پھل، پھول، پرندے، سمندر، جھیلیں، دریا، پہاڑ، خوبصورت تتلیاں، خوبصورت جانور جیسے ہرن، خرگوش، شیر، چیتے، پیاری پیاری چڑیاں اور پرندے، سب دنیا کا زیور ہیں، جو اسے حَسین بناتے ہیں۔

ان حَسین چیزوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے ہم پر لاگو کی ہے اور انھیں ضائع نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

نوٹ: درخت ہمارے لیے کیوں ضروری ہیں؟ یہ بتایئے کہ درخت ہمیں آکسیجن، پھل، پھول، سایہ، جڑی بوٹیاں فراہم کرتے ہیں، جنگلات بارش کا سبب بنتے ہیں۔ اگر ہم درخت کاٹ کاٹ کر ختم کر دیں اور نئے درخت نہ لگائیں تو دنیا میں کتنے مسائل جنم لیں گے۔

حدیث

ہمارے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی ہر بات ہمارے لیے قیمتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے درختوں کو کاٹنے سے منع کیا اور ساتھ ہی نئے پودے لگانے کی تاکید بھی کی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی پودا لگا رہا ہو اور آفت آنے کا ڈر ہو تو جلدی سے پودا لگانے کا حکم ہے۔ ہمارے چاروں طرف لگے ہوئے پودے اور درخت ہمیں نہ جانے کتنی بیماریوں سے بچاتے ہیں۔

کتاب کے صفحہ ۴۸ کا مواد سمجھا کر اور پڑھا کر سوالات کیجیے مثلاً دنیا کا حُسن کن کن چیزوں سے ہے؟ آلودگی کیا ہے؟ آلودگی کے کیا کیا نقصانات ہیں؟ جہاں جواب میں کمی رہ جائے تو بہتر جواب اخذ کرنے کے لیے بچّوں کی مدد کیجیے۔ بچّوں کو آسان زبان میں سمجھایئے۔

درخت اور سائنس

کتاب کے صفحہ ۴۹ پر دیا گیا متن پڑھ کر سنانے سے پہلے بچّوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ قرآن جس بات کو بیان کر چکا ہے سائنس اور آج کے لوگ مانتے ہیں کہ وہ بات درست ہے مثلاً درختوں کے بارے میں جو کچھ قرآن اور حدیث نے کہا وہی آج سائنس کہہ رہی ہے۔ صفحہ ۴۹ پر دی گئی معلومات کی پہلے بھی تشریح کر دی گئی ہے اس لیے اس کو بلند آواز میں پڑھیے اور پھر فلو چارٹ کی مدد سے اعادہ کروائیے۔

فلو چارٹ

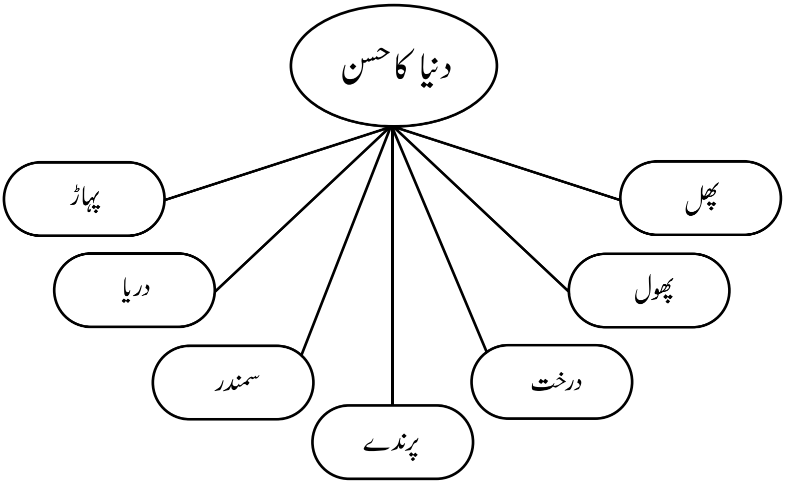

درست اور غلط پر نشان لگوائیے (یہ کام جماعت کی مدد سے تختۂ سیاہ پر کروائیے)۔

درست (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیے۔

۱۔ درخت کاٹنے چاہئیں۔

۲۔ پھول بدصورت ہوتے ہیں۔

۳۔ سمندر، دریا، جھیلیں دنیا کا حسن ہیں۔

۴۔ درخت ہمارے لیے ضروری نہیں۔

۵۔ درخت، دھوئیں اور آلودگی کو صاف کرتے ہیں۔

۶۔ ایک درخت کاٹو تو دوسرا نہ لگاؤ۔

۷۔ قدرت کی دی ہوئی نعمتوں کو برباد نہ کرو۔

۸۔ قدرت نے ہر چیز ہمارے فائدے کے لیے بنائی ہے۔

درخت اور بیماریاں

قدرت ایک بہت بڑی ڈاکٹر ہے۔ بچّوں کو بتایئے کہ ایسا کیوں ہے؟ قرآن رحمت ہے، قرآن برکت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید شفا بھی ہے۔ قرآن مجید میں بیماری دُور کرنے کی دعائیں ہیں اور ایسی غذاؤں کے نام ہیں جو بعض بیماریوں کو بھگاتی ہیں۔ مثلاً زیتون، انجیر، انگور، کھجور، شہد، انار وغیرہ۔

بچّوں کو قرآن مجید کی دعائیں یاد کروایئے جو شفا کے لیے ہیں جیسے:

۱۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۳ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۴ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۵ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝۷

۳۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝۸۰

مقصد

ان تمام اسباق اور خاص طور پر اس سبق کا مقصد بچّوں میں اسلام کی ہر بات پر پختہ اعتماد اور یقین پیدا کرنا اور ہر مسئلے کا حل اس میں تلاش کرنا ہے۔

مشق

کتاب کے صفحہ ۵۱ پر دی گئی مشق حل کروایئے۔

۱۔ خانے میں ان تمام چیزوں کی تصویریں بنوا کر رنگ بھروایئے جو دنیا کو حسین بناتی ہیں۔ یہ سرگرمی بچّوں کی دلچسپی اور ان کے مشاہدۂ قدرت کو آزمانے کے لیے دی گئی ہے۔

۲۔ زبانی حل کروایئے۔ اُمید ہے بچّے اس مشق سے بہت کچھ سیکھیں گے۔ زبانی حل کروانے کے بعد کاپی اور کتاب دونوں میں کروایئے۔ کتاب کے صفحہ ۵۲ پر دیے گئے سوال نمبر ۳ ، ۴ اور ۵ کو دی گئی ہدایات کے ساتھ حل کروایئے۔ کاپی میں یہ مشق کرواتے وقت تصویریں بھی بنوایئے۔

کتاب کے صفحہ ۵۳ پر دیے گئے سوالات حل کروایئے۔

۶۔ تصاویر کو دیکھ کر کھنچی ہوئی لائن پر ان کا نام لکھوایئے اور پوچھیے یہ تصاویر کیوں بنوائی گئی ہیں۔

۷۔ ''شہد'' اللہ کی عطا کردہ نعمت ہے۔ اس کے اندر بہت شفا ہے اور قرآن میں اس کا ذکر ثابت کرتا ہے کہ یہ اللہ کے حکم سے ہمارے لیے بیماریوں سے بچنے کی نعمت ہے۔

بچّے غذا کے معاملے میں نخرے کرتے ہیں۔ انھیں یہ بتایئے کہ شہد ان کے لیے کتنا مفید ہے اور یہ کہ قرآن مجید میں جن غذاؤں کا نام آیا ہے انھیں کھانا صحت کے لیے کتنا ضروری ہے۔ ان سے وعدہ لیں کہ اس سبق کے پڑھنے کے بعد وہ قرآن میں بتائی ہوئی چیزیں اللہ کا حکم سمجھ کر کھائیں گے اور اپنی صحت بنائیں گے۔

نوٹ :

خبردار !
جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

- مزارِ قائد کے گرد رنگ بدلتے بیضوی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ بآسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے بالائی اور زیریں حصے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'Rub Here' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصّے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جِلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان
ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)
ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com.pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔